اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے نسبتاً اچھی ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۶ مئی۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے کی اہلیہ محترمہ تاحال بیمار ہیں۔ بائیں بغل میں زہریلا مادہ نکل آیا ہے جس کی وجہ سے کافی گھبراہٹ ہے۔ احباب موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پنجاب اسمبلی نے سیم زدہ زمینوں کو قابلِ کاشت بنانیکے مسودہ قانون کی پچیس ۲۵ دفعات منظور کر لیں

اس بل کو موجودہ وزارت کا پہلا تعمیری قدم قرار دیا جا سکتا ہے (چوہدری محمد شفیق)

لاہور ۶ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی میں بحالی اراضیات پنجاب کے مسودہ قانون پر بحث شروع ہوئی یہ بل ۹۷ دفعات پر مشتمل ہے۔ آج ایوان نے طویل بحث کے بعد بل کی ۲۵ دفعات منظور کر لیں۔ حزب مخالف کی پیش کردہ ۳۷ ترمیموں میں سے آج کے اجلاس میں صرف ۲۵ ترمیمیں زیر بحث آئیں جن میں سے ۲۳ رد کر دی گئیں اور صرف دو منظور ہوئیں۔ اس بل کا مقصد ایک ایسے ہمہ گیر بورڈ کا قیام ہے جو پنجاب میں زمینوں کو تھور اور سیم کے بڑھتے ہوئے خطرے سے بچانے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائیگا۔ اس بورڈ کو وسیع اختیارات حاصل ہوں گے یہ کٹاؤ والی سیم زدہ بنجر اور غیر آباد زمینوں کو پٹہ یا ٹھیکہ پر لے اور یا بعض صورتوں میں معاوضہ ادا کر کے حاصل کرے گا اور جدید طریقوں کے ذریعہ انہیں قابل کاشت بنائے گا۔ انہیں قابل کاشت بنانے سے زمین کی قیمت میں جو اضافہ ہوگا بورڈ اس بنا پر مالکوں سے فیس وصول کر سکے گا۔

اس بل پر بحث کے وقت جناح عوامی لیگ کے چوہدری محمد شفیق نے حکومت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا یہ بل موجودہ وزارت کا پہلا تعمیری قدم ہے۔ حزب مخالف کے دوسرے ممبروں نے بل کی بعض دفعات پر کڑی نکتہ چینی کی۔ میاں عبدالباری نے فیس وصول کرنے کی دفعہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا مالکان اراضی اور چھوٹے زمیندار فیس وغیرہ کی رقم ادا نہیں کر سکیں گے انہوں نے اس امر کو بھی سخت قابل اعتراض ٹھہرایا کہ بورڈ کو بہت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔

وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے بورڈ کے اختیارات کی حمایت کرتے ہوئے کہا سیم کے مسئلہ کی وسعت اور اس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے بورڈ کے پاس ان اختیارات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ایوان نے ابھی کل ۲۵ دفعات ہی منظور کی تھیں کہ اجلاس دوسرے روز صبح ۹ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔

موجودہ انتخابات میں میرے نام سے فائدہ اٹھانیکی کوشش نہ کی جائے

اس سلسلے میں میں بالکل غیر جانبدار ہوں۔ امیر بہاولپور کا اعلان

بغداد الجدید ۶ مئی۔ امیر بہاولپور نے آج ایک اعلان کے ذریعہ بہاولپور کی سیاسی پارٹیوں کو انتباہ کیا کہ موجودہ انتخابات کے سلسلے میں ان کے نام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی جائے۔

آپ نے فرمایا مجھے کسی سیاسی جماعت یا فرد سے جو کسی رنگ میں سیاست سے دلچسپی رکھتا ہو کوئی تعلق نہیں ہے اور میں اس سلسلے میں بالکل غیر جانبدار ہوں۔ گذشتہ انتخابی کارروائی کو کالعدم کرنے کی وجہ صرف یہی تھی کہ بعض فنی غلطیوں کی بنا پر کسی کو انتخاب کو حصہ لینے سے نہ روکا جائے۔

مخالف پارٹیوں نے ڈاکٹر ملان کی نیشنلسٹ پارٹی کا مکمل بائیکاٹ کر دیا

جوہانسبرگ ۶ مئی۔ جنوبی افریقہ کی تمام مخالف پارٹیوں نے ڈاکٹر ملان کی نیشنلسٹ پارٹی کا مکمل بائیکاٹ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بائیکاٹ کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر ملان سپریم کورٹ کے اوپر ایک پارلیمانی ہائی کورٹ قائم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تاکہ سپریم کورٹ پارلیمنٹ کے فیصلوں کو حتمی طور پر رد نہ کر سکے۔

مہاجر و انصار میں تفریق کی مذمت

بہاولپور ۶ مئی۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج ایک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مہاجرین کو کسی الگ طبقے یا جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ مہاجر و انصار میں کسی قسم کی تفریق پیدا کرنا نہ صرف مہاجرین کیلئے مہلک ہے بلکہ ملکی مفاد کے لئے بھی خطرناک ہے۔

آپ نے ایسے عناصر کی سخت مذمت کی جو موجودہ انتخابی مفاد کے پیش نظر مہاجر و انصار میں تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کل بذریعہ پنجاب ایکسپریس بہاولپور پہنچے تھے۔ ریلوے اسٹیشن پر وزراء اور مسلم لیگی زعماء کی طرف سے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

۱۳ ہزار ایکڑ غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنایا جائیگا

صوبہ سرحد کے ذرائع آبپاشی میں مزید توسیع

پشاور ۶ مئی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ عبدالقیوم خان نے آج خوشحالی کی آبپاشی کی سکیم کا افتتاح کیا۔ اس سکیم کی تکمیل پر ۲۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اور اس سے صوبہ سرحد کی مزید ۱۳ ہزار ایکڑ غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنایا جا سکے گا۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ حکومت سرحد نے نوشہرہ سے چارسدہ تک پکی سڑک کی تعمیر پر پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔

ڈھاکہ ۶ مئی۔ ڈھاکہ کو بھی بین الاقوامی ہوائی مستقر بنا دیا گیا ہے۔ اب یہاں سے بھی مشرق و مغرب کی طرف ہوائی سفر کیا جا سکے گا۔ مشرق سے آنیوالا جہاز بدھ کی صبح کو اور مغرب سے آنیوالا جہاز جمعہ کو تیسرے پہر ڈھاکہ پہنچا کرے گا۔ اس ہوائی سروس کے ذریعے کراچی سے ڈھاکہ تک سفر نہیں کیا جا سکے گا۔

نزدیک و دور سے

لنڈن ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ معاہدہ اوقیانوس کے سلسلے میں مشرق وسطےٰ کے بعض ممالک کی اعانت بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ترکی کے ارد گرد مشرق وسطےٰ کا دفاع مضبوط کر دیا جائے۔

لاہور ۶ مئی۔ آج پنجاب کے فاضل اناج والے اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور کم اناج پیدا کرنیوالے اضلاع کے فوڈ کنٹرولروں کی ایک کانفرنس وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں اناج فراہم کرنے کے متعلق حکومت پنجاب کی پالیسی کو واضح کیا گیا نیز ہر ضلع سے جس مقدار میں غلہ فراہم کرنا ہے اس کی تعیین بھی کی گئی۔ کانفرنس میں وزیر خوراک صوفی عبدالحمید اور افسران متعلقہ نے بھی شرکت کی۔

کراچی ۶ مئی۔ آج یہاں شب برات کیلئے ۴ چھٹانک فی کس کے حساب سے چینی کے راشن میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۷ مئی سے ۱۰ مئی تک چینی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ڈھاکہ ۶ مئی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی ڈھاکے میں اچانک بیمار پڑ گئے ہیں۔ وہ آجکل مشرقی پنجاب کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ بیگم محمد علی گورنر جنرل کے خاص طیارے کے ذریعہ ڈھاکہ روانہ ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد دوبارہ ہندوستان کے صدر منتخب ہو گئے

نئی دہلی ۶ مئی۔ آج بھارت کے صدارتی انتخاب کے نتائج کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔ جس کی رو سے ڈاکٹر راجندر پرشاد دوبارہ بھارت کے صدر منتخب کر لئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاوہ کے ٹی شاہ ہری رام۔ ایل جی ٹھاٹے اور کرشن کمار چٹرجی بھی صدارت کے امیدوار تھے۔

بیگم جوناگڈھ کا مقدمہ

کراچی ۶ مئی۔ بیگم جوناگڈھ کا مقدمہ آج سیشن کے سپرد کر دیا گیا۔ موصوفہ اپنی ملازمہ مہ بانو کے قتل کے جرم میں ماخوذ ہیں۔ سیشن سپرد کئے جانے سے پہلے انہوں نے عدالت کے سامنے اپنی بے گناہی کا اعلان کیا تھا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہم مسیحا کے ہوئے حق کے پرستار ہوئے

(از مکرم محمد علی صاحب اظہر راولپنڈی)

ہم مسیحا کے ہوئے حق کے پرستار ہوئے　　ہو کے منکر تمہی بیگانہ و غدار ہوئے
ہم تمہیں راہ پہ لانے کو بھی تیار ہوئے　　تم عدو بن کے جفا کار و ستمگار ہوئے
ہم نے ہر چند تمہیں راہ پہ لانا چاہا
تم نے بگڑی ہوئی اپنی نہ بنانا چاہا

ہم نے انگریز کو اسلام کی دعوت دی ہے　　تم نے اس در کی غلامی سے ارضی لی ہے
موت عیسےٰؑ کی ہمیں نے ہی تو ثابت کی ہے　　تم نے عیسےٰؑ کی خدائی کی شہادت دی ہے
ہم نے انگریز سے اسلام کو برتر جانا
تم نے مداحِ فرنگی کو ہی بہتر جانا

قادیاں میں جو کہ اک خلد ہے تیار ہوا　　ہاں محمدؐ ہی ہے اس خلد کا معمار ہوا
خود مدینہ میں جو جنتؐ کا بنا کار ہوا　　پھر مسیحا کے بھی جنتؐ کا ادا کار ہوا
حق نے قرآن میں اس خلدؐ کا اذکار کیا
اور محمدؐ نے احادیث میں اظہار کیا

ہم نے دیں کیلئے ہر اک سے شناسائی کی　　تم منافق ہوئے اور اپنی ہی رسوائی کی
ہم نے اسلام کی تبلیغ کی پہنائی کی　　تم نے ہندو کی ہی چوکھٹ پہ جبیں سائی کی
ہو کے اسلام کے غدار مسلمان رہے
تاکہ باقی نہ کہیں دیں رہے ایمان رہے

ہر نبی کے لئے ہجرت بھی تو لازم ہے ضرور　　کفر کے ظلم و ستم سے ہی یہ ہوتا ہے ظہور
موسےٰؑ عیسےٰؑ و محمدؐ کی ہے ہجرت مذکور　　آدمؑ و نوحؑ و براہیمؑ کی ہجرت مشہور
کھا کے ہندو سے دکھایا یہ تماشا تم نے
کہ کیا ہجرتِ مسلم کا تقاضا تم نے

لاجرم سنتِ نبوی سے ملی یہ دولت　　حسبِ فرمودۂ باری ہے یہ داغِ ہجرت
کھل کے فرمایا مسیحا نے کہ ہے یہ رحمت　　میرے بیٹے کے زمانہ کی یہ ہے اک برکت
حسبِ فرمانِ الٰہی یہ نشاں ظاہر ہے
صدق دعوائے مسیحا پہ نشاں ظاہر ہے

(سلہ) زمیندار مطبوعہ یکم نومبر ۱۹۱۱ء) "ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہِ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایۂ عاطفت میں ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت ضروری ہے۔ ہم انگریزوں کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار ہیں زبانی نہیں۔ بلکہ جب وقت آئے گا۔ تو اسے عمل کر کے بھی دکھا دیں گے

(زمیندار ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء) "مسلمان ایسی جگہ ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔"

سلہ مدینہ میں صحابہ رضؓ کے قبرستان کا نام "جنت البقیع" ہے۔

سلہ یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ (صحیح مسلم) یعنی مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگوں سے ان کے درجے جو بہشت میں ان کو عنایت ہوں گے بیان کرے گا۔ یعنی اشاعت اسلام کے لئے مومنین جو مالی قربانیاں وصیت کے رنگ میں کریں گے۔ ان کے مدارج ۱/۱۰، ۱/۹، ۱/۸ وغیرہ کی صورت میں ہوں گے۔ اور ان موصیوں کا مدفن بہشتی مقبرہ ہوگا۔

(سلہ) واذا الجنۃ ازلفت اور جب آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے ذریعہ سے جنت قریب کی جائے گی۔

بعدِ ہجرت نیا مرکز ہے بنایا جاتا　　دیں کی خدمت کے لئے وہ ہے سجایا جاتا
حق کا پروانہ ہر اک واں ہے بلایا جاتا　　حق کی قدرت کا نشاں واں ہے دکھایا جاتا
دیکھنے والے یہ قدرت کا نشاں دیکھتے ہیں
ایک ویرانہ میں بستا یہ جہاں دیکھتے ہیں

ہاں یہ ربوہ ہے مسیحا کی صداقت کا نشاں　　حق کے پروانے جہاں آ کے بناتے ہیں مکاں
تم پراگندہ طبیعت ہو پراگندہ مکاں　　تم میں یہ طاقت و توفیق؟ نہیں یہ امکاں
حق کی تائید تو دنیا میں ہمیں ہے حاصل
بیٹھیں دنیا کے کناروں پہ تو ربوہ ہے محل

تم سے پہلوں نے بھی نبیوں سے یہ باتیں کی تھیں　　تم ہو غدار یہاں رہنے کے حقدار نہیں
حق نے ظالم کو مٹایا نہ رہا کوئی مکیں　　مومنوں کو ہی خدا نے وہ دلائی تھی زمیں
اب بھی حق اپنی تجلی وہی دکھلائے گا
ظلم کا نام و نشاں تک نہ نظر آئیگا

جو خطا کار تھے وہ سخت پشیماں ہونگے　　سر ندامت سے جھکائے ہوئے حیراں ہونگے
سجدہ گاہوں میں وہ سجدوں میں گریاں ہونگے　　طالبِ عفو خطا ہائے فراواں ہونگے
چہرہ اسلام کا نوروں سے منور ہوگا
سارے ادیان پہ اسلام ہی اظہر ہوگا

تحریکِ جدید کی مطبوعات

ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہمیشہ سلسلہ کا لٹریچر خریدتا رہے۔ سلسلہ کی کتب ہتھیار ہیں۔ جن کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تحریک جدید کی مندرجہ ذیل کتب ہمارے پاس موجود ہیں۔ خود بھی خریدیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔

(۱) تفسیر کبیر پارہ اول نو رکوع　　۶ — ۸ — ۰ روپے
(۲) " " عم حصہ سوم　　۶ — ۸ — ۰ "
(۳) " سورۃ کہف　　۱ — ۸ — ۰ "
(۴) New world order　　۱ — ۰ — ۰ "
(۵) اسلام اور ملکیت زمین　　۲ — ۸ — ۰ "

وکیل التجارت ربوہ

سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" کی وفات

لاہور ۶ر مئی۔ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" قریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد کل رات کو گیارہ بجے گنگا رام ہسپتال میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر قریباً ۶۴ سال تھی۔ آپکو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا آپ جوانی کے عالم میں سکھ سے مسلمان ہوئے اور تا دم وفات خدمت اسلام میں مصروف رہے۔ قبول اسلام سے قبل آپ کا نام موہن سنگھ تھا۔ آپ نے قرآن مجید کا ہندی اور گورمکھی زبان میں ترجمہ کیا۔ جسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ نیز ان دونوں زبانوں میں آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بھی شائع فرمائی۔ آپ اور بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ آپ تا دم حیات سکھوں کو اسلام کے قریب لانے کی کوشش کرتے رہے۔ آج صبح رتن باغ میں مکرم جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے بھی بہت سے حضرات شریک ہوئے۔ بعدہٗ آپ کا جنازہ تدفین کے لئے لاری میں ربوہ لے جایا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

لاہور میں ایک شاندار کوٹھی قابل فروخت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی کوٹھی (رقبہ ۶ کنال ۹ مرلہ ۱۸۳ مربع فٹ) واقع ٹمپل روڈ لاہور جو محل وقوع کے لحاظ سے عمدہ مقام پر واقع ہے۔ اور جس کے تین علیحدہ علیحدہ Portions ہیں قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر یا بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر سکتے ہیں۔

خاکسار صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۷ رمئی ۱۹۵۲ء

لا نبی بعدی

الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں ہم نے حدیث یاعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انه لا نبی بعدی کے متعلق لکھا تھا کہ اس میں انه لا نبی بعدی کا اطلاق صرف اس عرصہ کے لئے تھا جس عرصہ کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو جنگ تبوک پر جاتے ہوئے مقامی امیر بنایا تھا۔ اور کہ یہ الفاظ اس عرصہ کے لئے صرف حضرت علیؓ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔ اس سے یہ اصول نکالنا کہ آنحضرتؐ کے بعد کسی قسم کا نبی قیامت نہیں آسکتا صحیح نہیں ہے۔

الفضل مورخہ ۲۷ راپریل ۱۹۵۲ء میں ہم نے ایک حوالہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بھی پیش کیا ہے جنہوں نے ان الفاظ کے وہی محدود معنے لئے ہیں۔ جو ہم نے بیان کئے تھے۔ اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے ان الفاظ کے دوسرے معنی کس طرح لئے جاسکتے ہیں۔ بات سیدھی اور صاف ہے کہ حضرت علیؓ جہاد کے لئے جانا چاہتے تھے۔ اور عورتوں بچوں اور اپاہجوں کی طرح گھر میں بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ وہ ساتھ نہ جائیں۔ بلکہ مدینہ میں رہیں۔ اور ان کی جگہ مقامی امیر کے طور پر موجود رہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی قائمقامی کی برکات سمجھانے کے لئے حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دی جس طرح وہ حضرت موسےٰؑ کی غیر حاضری میں مقامی امیر بنائے گئے تھے۔ اسی طرح اب حضرت علیؓ کو رسول اللہ کا قائمقام بنایا جارہا تھا۔ لیکن چونکہ حضرت ہارونؑ نبی اللہ بھی تھے۔ اس لئے شبہ ہوسکتا تھا کہ شائد حضرت علیؓ کو نبوت کا مقام بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے ضرور تھا کہ اس شبہ کا ازالہ کردیا جاتا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے الا انه لا نبی بعدی کہہ کر ازالہ کردیا۔ یعنی حضرت ہارونؑ تو حضرت موسےٰؑ کی غیر حاضری میں نبوت کا مقام بھی رکھتے تھے۔ مگر اے علیؓ آپ کو یہ مقام حاصل نہیں ہوگا۔

اب اس بات کو بطور دلیل پیش کرنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کسی طرح صحیح نہیں سمجھا جاسکتا۔ ہم نے یہی بات الفضل میں واضح کی تھی۔ اور ہم نے یہ مولانا سید امیر حسین صاحب بخاری کے ایک مضمون کے جواب میں کیا تھا۔ جو در نجف "شیعہ ہفت روزہ" میں شائع ہوا تھا جس میں مولوی محمد علی صاحب کے ایک مضمون کا ایک طویل حوالہ دے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ہر قسم کی نبوت کے بند ہونے کا استدلال مندرجہ بالا حدیث سے کیا گیا تھا۔

اب جناب مولانا سید امیر حسین صاحب نے یکم مئی ۱۹۵۲ء کے در نجف میں چند اور حدیثیں جن میں لا نبی بعدی کے الفاظ آتے ہیں پیش کرکے ہمیں دعوت دی ہے کہ ان احادیث میں بھی ان الفاظ کے معنے چند یومیہ میعاد کی تعیین کردیں۔

اس کے متعلق پہلی بات تو ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ الفاظ لا نبی بعدی کے معنے ان تمام احادیث میں جن میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ یقیناً چند یومیہ میعاد کے ہیں۔ مگر چند یومیہ میعاد کے معنے ہر حدیث میں صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ حیات نہیں بلکہ بعض حدیثوں میں آپ کی حیات طیبہ کے بعد عین ملحق زمانہ بھی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث نبوی سے واضح ہوتا ہے۔ یہ زمانہ ہم کو کم از کم ۳۰۰ سال ماننا پڑے گا۔ یعنی آپ کا زمانہ آپ کے زمانے سے ملحق زمانہ اور موخر الذکر زمانہ سے ملحق زمانہ۔

اب ذیل میں ہم وہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ جو جناب مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب نے پیش کی ہیں۔ اور جن میں الفاظ لا نبی بعدی آتے ہیں

(۱) کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء وکلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء یعنی بنی اسرائیل میں انبیا سیاسی راہ نمائی کرتے تھے۔ پس جب ایک نبی فوت ہوجاتا۔ تو اس کے پیچھے دوسرا نبی آجاتا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلیفے ہوں گے (بخاری جلد ۲ صہ ۱۶۵ باب ماجاء علی ذکر بنی اسرائیل)

(۲) وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (صحیح مسلم جلد ۲ صہ ۲۶۱)

(۳) قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (تفسیر درمنثور جلد ۵ صہ ۲۰۴، ۲۰۵) آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک خیال کریگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ان احادیث کے بعد جناب سید صاحب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ایک قول مندرجہ ذیل بھی پیش کیا ہے۔

"حضرت عائشہ کا قول پیش کرتا ہوں وہ فرماتی ہیں قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ (تکملہ صہ ۸۵ وتفسیر درمنثور جلد ۵ صہ ۲۰۴) یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئیگا" (در نجف یکم مئی ۱۹۵۲ء)

حدیث نمبر ۱ کے متعلق پہلا سوال تو ہم جناب سید صاحب سے یہ کرتے ہیں کہ کیا آپ اس حدیث کو صحیح مانتے ہیں۔ اگر آپ صحیح مانتے ہیں تو آپکو حضرات ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو بھی خلیفہ برحق ماننا پڑے گا۔ کیونکہ یہی لوگ ہیں جن پر پہلے لفظ خلیفہ کا اطلاق ہوا۔ اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو مسئلہ زیر بحث کے ضمن میں اس سے استدلال کرنا آپ کے لئے کس طرح جائز ہے؟ اہل سنت والجماعت کا اسے صحیح ماننا آپ کے لئے تو حجت نہیں۔ اور جو چیز آپ کے لئے حجت نہیں۔ اس کو اپنی طرف سے بطور دلیل پیش کرنا آپ کے لئے نا واجب ہے

خیر اب ذرا اگر یہ صحیح مانی جائے تو اس حدیث کے الفاظ پر غور فرمایئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی۔

یعنی بموجب ترجمہ آنجناب بنی اسرائیل میں انبیاء سیاسی راہ نمائی کرتے تھے پس جب ایک نبی فوت ہوجاتا۔ تو اس کے پیچھے دوسرا نبی آجاتا مگر

لا نبی بعدی وسیکون خلفاء

یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلیفے ہوں گے ہمیں امید ہے کہ سید امیر حسین صاحب اب ہمارا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ یعنی اس حدیث میں بھی لا نبی بعدی کا چند یومیہ میعاد کا تعین ہے۔ اور یہ چند یومیہ میعاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے عین ملحق زمانہ کے متعلق ہے۔ چنانچہ آپ کے بعد اہلسنت والجماعت کے نزدیک صرف چار سیاسی خلیفے ہوئے۔ اور آپ حضرات کے نزدیک تو صرف ایک ہی خلیفہ ہوا۔ چنانچہ انہی چاروں خلفاء کو اہل سنت کے نزدیک بھی خلفائے راشدین سمجھا جاتا ہے۔ باقی خلفاء کو تمام علماء نے خود مختار بادشاہ مانا ہے۔ اور خلیفہ کا لفظ ان کا اپنے لئے اختیار کرنا ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان میں صرف سیاست رہ گئی تھی حقیقی خلافت نہیں رہی تھی۔ کیا یہ درست ہے یا نہیں؟ اور آپ کے نزدیک تو حضرات ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم بھی خلیفہ نہیں تھے صرف ایک ہی خلیفہ ہوا ہے جو حضرت علیؓ تھے۔ مگر حدیث میں خلفاء کا لفظ ہے جو جمع کا صیغہ ہے۔ باقی خلفا کہاں ہیں؟

اب دوسری حدیث کو لیجئے اس میں بھی چند یومیہ میعاد کا تعین ہے۔ یعنی آپ کے زمانہ سے ملحق زمانہ میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

تیسری حدیث میں بھی لا نبی بعدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملحق زمانہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ثلاثون کا لفظ عربی میں کثرت کے اظہار کے لئے آتا ہے۔ اسی طرح جس طرح ہم بیسیوں اور پچاسوں کے الفاظ بولتے ہیں۔ عربی میں ثلاثون اور سبعون بولتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے زمانے سے ملحق زمانہ میں کثرت سے لوگوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ حالانکہ اس عہد میں کوئی نبی نہیں آنا تھا۔ یہ سب مدعی نبوت جھوٹے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو تین اچھی صدیاں آئیں ان کا حساب لگایا جائے تو پچاسوں کیا سینکڑوں ایسے لوگ نکل آئیں گے جنہوں نے دعوےٰ نبوت کیا۔ لیکن اس زمانہ کے بعد آپ دیکھیں گے۔ کہ بہت ہی کم لوگوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہوگا۔ یہ بات بذات خود ثابت کرتی ہے۔ کہ اس حدیث میں بھی چند یومیہ میعاد متعین ہے۔

(باقی دیکھیں صہ ۵ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سپین میں تبلیغ اسلام

جنرل فرانکو اور وزیر خارجہ کو پیغامات اور ان کے جواب ۔ وزیر اطلاعات اور وزیر تعلیم سے ملاقاتیں

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسلام مقیم سپین)

عرصہ زیر رپورٹ میں حکومت کی طرف سے تبلیغ کی راہ میں مشکلات ڈالنے کے باوجود تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔

ملاقاتیوں کی آمد! ہر اتوار کو بعد دوپہر حسب معمول ملاقاتیوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ آنے والوں میں پروٹسٹنٹ فرقہ کے چار طالب علم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے سوالات کے جواب میں، اسلامی اور عیسائی عقائد کے بین فرق کو تشریح کے ساتھ بیان کیا۔

ایک اتوار کو چار خواتین تشریف لائیں۔ ان کو کہیں سے مشن کا علم ہوا۔ نومسلم احباب بھی موجود تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ اور اپنے مشن کی غرض و غایت بتائی لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

نومسلم بھائی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو الوداع!

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ہمارے نومسلم بھائی نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی ہے۔ انگریزی کی تعلیم کی خاطر اور مزید ڈاکٹری تعلیم کی خاطر انگلستان روانہ ہوئے۔ بندہ ہوائی اڈہ پر ان کو الوداع کہنے کے لئے گیا۔ ان کے والدین سخت کٹر اور متعصب کیتھولک ہیں۔ اور اپنے بیٹے کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ہسپانوی سفیر برائے پاکستان سے ملاقات: حکومت سپین نے پاکستان کے لئے جن صاحب کو سفیر نامزد کیا ہے بندہ نے ٹیلیفون پر انہیں مبارکباد دی۔ انہوں نے خوشی سے ملاقات کا وعدہ کیا۔ ایک گھنٹہ تک پاکستان کے سیاسی اور اقتصادی حالات پر انہیں معلومات بہم پہنچائیں۔ اور ان سے استدعا کی کہ ہر ممکن کوشش کریں۔ کہ دونوں ممالک کے باشندے ایک دوسرے کے زیادہ قریب آجائیں۔

ہز ایکسیلنسی وزیر اطلاعات سے ملاقات: غیر ملکی پریس کے نمائندگان کی کلب کے افتتاح کی تقریب کے موقعہ پر ہز ایکسیلنسی وزیر اطلاعات کی طرف سے شمولیت کی دعوت موصول ہوئی۔ وزیر صاحب سے پہلی بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

اس موقعہ پر بہت سے غیر ملکی جرنلسٹ سے تعارف کا موقعہ ملا۔ مثلاً جرمنی۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ امریکہ۔ ارجنٹائن کولمبیا۔ کیوبا۔ چلی اور لبنان سائپرس ان کو مشن میں آنے کی دعوت دی۔ بعد میں کولمبیا کے ایک جرنلسٹ نے اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا۔ بعض ہسپانوی اہل علم طبقہ کے افراد کے علاوہ تاجر خاندان کو بھی مدعو کیا تھا۔ وہاں سب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ تبلیغ شراب کی برائیوں سے شروع ہوئی۔ کیونکہ مدعوئین سب سے پہلے تواضع وسکی، برانڈی وغیرہ سے کرتے ہیں۔

کلب کے افتتاح کے موقعہ پر وزیر تعلیم ڈائرکٹر جنرل آف پریس، پروپیگنڈہ سے بھی ملاقات ہوئی وزراء کے ساتھ اسی تقریب کے موقعہ پر یہاں کے چوٹی کے اخبار نے ایک فوٹو بھی خاکسار کا شائع کیا۔

مقامی اخبارات کے نامہ نگاروں سے بھی تعارف کا موقع ملا۔ اور بعض نے سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ بین الاقوامی حالات پر سوالات کئے گئے۔ مصر کے متعلق خاکسار نے بتایا۔ کہ سیدھی بات ہے۔ مصری قوم کے مطالبہ کو پورا کیا جائے۔ اور پوری آزادی دی جائے۔

ہسپانوی مراکش کے تین مسلمانوں کو تبلیغ

ہسپانوی مراکش سے گاہے گاہے بعض مسلمان تجارت کے سلسلے میں میڈرڈ آتے رہتے ہیں۔ دو دوست گھر پر آئے انہیں احمدیت کی تبلیغ کی۔ کہنے لگے۔ اگر آپ ہمارے ہاں چلیں تو زیادہ تبلیغ کا میدان ہے۔ کہ مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جائے۔ بندہ نے کہا۔ جب خدا تعالیٰ نے چاہا۔ اور حالات نے اجازت دی۔ تو ضرور وہاں بھی احمدیت کی تبلیغ کا کام شروع کیا جائے گا۔

چونکہ سپین کے ماتحت ہے۔ اور سپین خود مذہبی آزادی کے بارے میں بہت پیچھے ہے۔ وہاں کے حکام یہاں سے بھی بہت زیادہ مشکلات پیدا کرسکتے ہیں۔ ضرورت ہے۔ اس ملک میں تبلیغ کی پوری آزادی حاصل ہو جائے۔

ایک اور مراکشی دوست جنہوں نے بعض اپنے دوستوں سے سن رکھا تھا۔ کہ سپین میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ ملاقات کے لئے آئے اور اسلام کا اقتصادی نظام خرید کر لے گئے۔

سفیر کیوبا سے تعارف

سفیر کیوبا کا لیکچر "موجودہ نئے یورپ کے ستون" کے موضوع پر تھا۔ جس میں میں شامل ہوا۔ بندہ نے لیکچر کے بعد ان سے ملاقات کی۔ اسی موقعہ پر ہز ایکسیلنسی وزیر پبلک ورکس سپین سے بھی تعارف کا موقعہ ملا۔ اپنا کارڈ دے کر کہنے لگے۔ اگر بندہ کوئی خدمت کرسکتا ہو۔ بندہ نے نہایت شکریہ ادا کیا۔ اور انہیں اسلام کا اقتصادی نظام بھجوانے کا وعدہ کیا۔ اس موقعہ پر بعض یونیورسٹی کے طلباء سے تعارف ہوا۔ اور انہیں

دار التبلیغ میں آنے کی دعوت دی۔

بعض پاکستانی احباب کو تبلیغ

پیرس سے دو پاکستانی طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہ اور ہند چینی کے جرنلسٹ اور ایک پاکستانی خاتون دار التبلیغ میں تشریف لائیں۔ ان کی چائے سے تواضع کی۔ اور احمدیت کی تبلیغ کی ہند چینی کے جرنلسٹ دوست نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق نیز یورپ میں ہمارے مشنوں کے متعلق ایک انٹرویو لیا۔ اور ہند چینی کے اخبارات کے لئے بھجوانے کا وعدہ کیا۔

نئے سال کی تقریب پر مبارکباد کے پیغامات

ہز ایکسیلنسی جنرل فرانکو چیف آف دی سٹیٹ اور وزیر خارجہ کے نام نئے سال کی تقریب پر مبارکباد کے پیغام ارسال کئے۔ ہر دو نے نہایت شکریہ کے ساتھ جواب دیا۔

تعلیم و تربیت

نومسلم احباب اکثر دار التبلیغ میں آتے ہیں۔ اور نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ نئے داخل ہونے والے عبد السلام صاحب اور ان کی اہلیہ ناصرہ نماز کا سبق لے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت بخشے اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

ایک ناخوشگوار واقعہ

ایک روز جمعہ کے دن جبکہ نومسلم احباب جمع تھے۔ اور بندہ خطبہ جمعہ دے رہا تھا۔ کہ خفیہ پولیس کے تین افراد اپنے محکمہ کے حاکم کا ایک خاص حکم لے کر آئے۔ کہ ہم تمہارے گھر کی تلاشی لینے پر مقرر ہوئے ہیں۔ بندہ نے حکم کی تعمیل کی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز ان لوگوں کو نظر نہ آئی سوائے اس کے کہ بندہ کیتھولک مذہب کے سوا اسلام کا پروپیگنڈا کرتا ہے۔ بندہ نے کہا۔ مجھے آپ لوگوں کی عقل پر حیرانگی ہے۔ جب بندہ اسلام کا مبلغ ہے۔ تو مجھ سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور حاکم کے پاس لے گئے۔ اتفاق سے بندہ تھیلے میں جنرل فرانکو کی تاریں وغیرہ لے گیا۔ لیکن وہاں جاکر کچھ دیر کے بعد انہوں نے خود ہی مجھے بلا کر ان کے افسر سے معافی مانگی۔ بندہ نے اس کا وضاحت سے اظہار کیا۔ کہ ہرگز یہ کوئی تہذیب نہیں۔ ایک واجب الاحترام مذہبی جماعت کے نمائندے کو اس طرح ذلیل کیا جائے۔ اور بعد میں معافی مانگی جائے۔ میں اپنے گھر کی خانہ تلاشی کو سخت ہتک کا موجب سمجھتا ہوں۔ اگر وعدہ کریں۔ کہ اس کا اعادہ نہ ہوگا۔ تو بندہ معاف کر دیتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ ظلم کرنے والوں سے بہترین بدلہ لینے والا ہے۔ اس کا انہوں نے وعدہ کیا ساتھ ہی منت کر کے خانہ تلاشی کا حکم نامہ واپس مانگا۔ بندہ نے خوشی سے ان کے حوالہ کر دیا۔

بے چارے یہ لوگ جہالت میں ہیں۔ بندہ ان کی قوم کی ان کے ملک کی حقیقی بھلائی چاہتا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے معبود حقیقی کو پہچان لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی پیروی کریں۔ بے علمی سے اس سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔ اے قادر مطلق خدا ان کو حقیقی بصیرت بخش۔ کہ اپنے سے برا سلوک نہ کریں۔ آمین۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان لوگوں کے دلوں کو کھول دے۔ آمین۔

یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

"باقی تمام لوگوں کا (دفتر اول کے مجاہدین کے علاوہ) فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ہر وقت انسان شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم اب پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے۔ جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے۔ پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ بچے بھی اور بوڑھے بھی امیر بھی اور غریب بھی۔ سب لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے دوسرے دور میں شریک ہوں۔"

(وکیل المال تحریک جدید)

"تحریک جدید الٰہی تحریک ہے"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۲ کی تعمیل میں کیا آپ امانت فنڈ میں اپنا کھاتہ کھول چکے ہیں

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

میری لڑکی امۃ الباری بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ نیز خاکسار کی ہمشیرہ شریفہ بیگم و حمیدہ بیگم کی صحت عرصہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار خواجہ عبد الحی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم شہر

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی سیرت طیبہ

واقعات کی روشنی میں

(۱) ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی پشاور صدر سے تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے جب مجھے ایک معمولی سا مکان محلہ دارالفضل قادیان میں اللہ تعالیٰ نے بنا لینے کی سعادت نصیب فرمائی۔ میں سلانوالی سے معہ اپنی بیوی کے جس کی گود میں اسوقت ایک دودھ پیتی بچی امۃ البشیر تھی قادیان دیکھنے کے لئے گیا۔ میری بیوی حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ یہ سنکر بہت ہی خوش ہوئے اور مکان دیکھنے کے لئے آنے کا وعدہ فرمایا۔ اپریل کے دن تھے آپ شام کے قریب تشریف لائے۔ مکان میں کھڑے کھڑے دیر تک دعا فرمائی اور پوچھا کتنے بچے ہیں۔ عرض کیا گیا تین لڑکیاں ہیں۔ فرمایا لڑکا کوئی نہیں۔ عرض کیا حضور ابھی کوئی نہیں فرمایا اس بچی کا کیا نام ہے عرض کیا امۃ البشیر بہت ہی بشاشت سے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے بشارت دیدی انشاء اللہ تعالیٰ اب لڑکے ہونگے ان الفاظ کو جو آپ کے دل کی گہرائی سے نکلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ایسا نوازا کہ اس کے بعد یکے بعد دیگرے دو لڑکے عزیز منصور احمد اور عزیز محمود احمد عطا فرمائے۔

اور اب آپ کی دعاؤں کی برکت سے میرے چھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک اس واقعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس طرح حضرت ام المومنین کو اپنی غریب روحانی اولاد بھی عزیز تھی اور امیر اور غریب کا آپ کے دل میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ اور ہر وہ مکان جو خواہ کس قدر بھی معمولی سے معمولی ہو آپ . . . . اس کو دیکھنے اور اس کے لئے دعا کرنے کی ضرورت محسوس فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے افسردہ دل جو ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے اپنے اندر ان کے لئے دعاؤں کے نہ ختم ہونے والے جذبات سے بھرپور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو اپنی رحمت کے سائے کے نیچے بلند سے بلند تر فرماتا رہے۔ آمین۔ ہم اب ان کی یہی خدمت کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے منظور فرمائے

خادم منظور احمد بھیروی

۲۔ خان عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آف کپورتھلہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے مکان کے بالائی حصہ میں ایک ماہ کے قریب تشریف فرما رہے۔ اس وقت میرے والد صاحب رضی زندہ تھے حضرت ام المومنین رضی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھیں۔ دوسری مرتبہ حضرت ام المومنین نے میرے والد صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال کے بعد جہاں تک مجھ کو یاد پڑتا ہے ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں ہمارے ہاں ازراہ خاص مہربانی قریباً ایک ماہ تشریف فرما ہو کر ہم کو عزت بخشی۔ اس قیام میں مختلف مواقع پر جو خواتین حضرت ام المومنین رضی سے ملنے کے لئے آتیں وہ آپ کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوتیں حضرت ام المومنین نے ازراہ شفقت بالکل بے تکلف طریق پر قیام فرمایا۔ جس سے قطعاً یہ احساس نہیں ہوا کہ آپ ایک عظیم الشان قابل عزت مہمان ہیں جس سادگی اور مومنانہ شان میں آپ نے قیام فرمایا اس سے ہمارے گھر کی مستورات اور دیگر ملنے والی خواتین احمدی و غیر احمدی پر نہایت اعلیٰ اثر ہوا آپ کی طبیعت میں تحمل اور بردباری کا مادہ تھا اور اپنے اخلاق سے ملنے والی ہر طبقہ کی مستورات کو گرویدہ فرما لیتی تھیں۔ وہ آپ کے قیام کے ایام غیر معمولی طور پر ایسے بابرکت اور خوشگوار تھے جو دل سے محو نہیں ہو سکتے۔ اس سے حضرت ام المومنین رضی کے اعلیٰ ترین اخلاق کا ثبوت ملتا ہے

۲۔ میری بیوی ایک مرتبہ بیمار ہو گئیں تو میں نے ان کو قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجدیا۔ چنانچہ وہ حضرت خلیفہ اول رضی کے ہاں ٹھہر گئیں۔ حضرت ام المومنین رض ان کی بیمار پرسی کے لئے محبت اور باقاعدگی سے تشریف لاتی رہیں ایک روز کا واقعہ میری بیوی نے مجھ کو سنایا کہ وہ حضرت ام المومنین رض کے پاس بیٹھی تھی۔ اور مستورات بھی موجود تھیں۔ اس وقت ایک نوجوان غیر احمدی عورت حضرت ام المومنین رضی کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو حضرت ام المومنین رضی نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تم اپنے سسرال کی اجازت لے کر آیا کرتی ہو یا بلا اجازت آتی ہو۔ تو اس عورت نے جواب دیا۔ کہ وہ میرے یہاں آنے پر رضامند نہیں یہ جواب سنکر میری بیوی نے فوراً اس غیر احمدی عورت سے مخاطب ہو کر کہا کہ کوئی ضرورت سسرال سے اجازت لینے کی نہیں بے شک زبردستی آجایا کرو۔ میری بیوی کی یہ بات سنکر حضرت ام المومنین رض اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑیں اور فرمایا محبوب واہ تیری چالاکی (محبوب سلطان بیگم میری بیوی کا نام ہے) وہ بیچاری اپنے سسرال کو ناراض کر دیتی۔ اسجگہ قابل غور یہ امر ہے کہ حضرت ام المومنین رض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق میں رنگین تھے ورنہ عام طور پر مستورات کی طبیعت میں کمزوری ہوتی ہے۔ میری بیوی نے جب مذکورہ بالا بات غیر احمدی عورت کو کہی۔ تو حضرت ام المومنین رض خوش ہوتیں۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کو سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر حق الیقین تھا۔ کہ اسکے قبول کرنے کے لئے کسی جبر کی ضرورت نہیں اسلئے مذکورہ بالا بات فرما کر میری بیوی کو سبق دیا کہ غیر احمدی عورت کا اپنے سسرال کی اجازت کے بغیر یا ان کو ناراض کر کے آنا ٹھیک نہیں۔ اور دوسری طرف اس غیر احمدی عورت پر ظاہر کر دیا کہ احمدیت میں جبراً داخل ہونا یعنی بغیر دلی تسلی کے درست نہیں۔ اسبات سے حضرت ام المومنین کے احمدیت کی سچائی پر حق و یقین کا ثبوت ملتا ہے۔

۳۔ دوران قیام قادیان ایک دن میری بیوی بیماری سے تنگ آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرنے حضرت ام المومنین رض کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھ کو حضرت صاحب کی خدمت میں لے چلو جس پر نہایت محبت سے حضرت ام المومنین رضی نے میری بیوی کو ہمراہ لیا اور حضرت صاحب کے کمرہ میں لے گئیں۔ حضرت صاحب کے دریافت کرنے پر عرض کیا کہ عبد المجید خاں کی بیوی دعا کے لئے حاضر ہوئی ہے۔ اس وقت حضرت صاحب رض نے نیچے اترنا تھا صبح کا وقت لوگ نیچے انتظار میں کھڑے تھے حضور نے جلدی سے عمامہ باندھا۔ میری بیوی نے پاؤں پکڑ کر دعا کے لئے عرض کی۔ جس پر حضور نے فرمایا بیٹی میں دعا کروں گا۔ تم راضی ہو جاؤ گی۔ اسکے بعد حضرت ام المومنین رض نے حضرت صاحب رض سے عرض کیا کہ یہ چاہتی ہیں کہ ہم سب مستورات کے ساتھ مقبرہ بہشتی جائیں۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں چلے جائیں۔ میری بیوی نے مجھکو بتایا کہ ان کو باوجود سخت کمزور ہونے کے حضرت صاحب رض کے ارشاد کی برکت نے سب مستورات سے چار قدم آگے چلنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دے دی۔

۴۔ عاجز جب قادیان سے واپس ہوتا تو میری اطلاع پر کہ میں سلام عرض کرنے کے لئے کھڑا ہوں مسجد مبارک کی سیڑھیوں کے پاس جو دروازہ ہے اس میں ایک طرف آکر نہایت ملاطفت و کرم فرمائی سے تشریف لاکر میری والدہ صاحبہ و دیگر اہل خانہ کی خیریت کے متعلق دریافت فرماتے اور جب میں دعا کے لئے عرض کرتا تو نہایت خوشی سے میری استدعا کو قبول فرماتیں اسبات سے حضرت ام المومنین رض کو جو محبت احمدی مخلصین کی اولاد سے تھی۔ اس کا ثبوت ہے۔ مجھ کو خوب یاد ہے جس سے مجھ کو بے حد فخر حاصل ہے کہ نہایت بے تکلفی اور مہربانی سے بعض امور کے لئے مجھکو ارشاد فرما کر مجھکو ممنون فرمایا کرتی تھیں۔ جس کے متعلق میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوا کرتا تھا۔

اے میرے خالق و مالک! تو اس پاک وجود کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قریباً ۴۴ سال ہمارے لئے باعث برکت رہا اور اب ہم سے تیرے حکم کے ماتحت الگ ہوا ہے تو اس پاک وجود پر برکات کی بارش فرما اور اپنے قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرما۔ آمین ثم آمین

خاکسار عبد المجید خاں ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ۔ مقیم ظفر علی روڈ۔ لاہور

۳۔ احمد اللہ خانصاحب پنشنر کوئٹہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ میرے والد مرحوم ۱۸۹۹ء میں شاہجہانپور سے ہجرت کر کے اپنے بیوی بچوں سمیت جب قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازراہ نوازش الدار میں ہمیں جگہ دی جہاں ہم ایک لمبا عرصہ یعنی ۱۹۱۴ء تک مقیم رہے۔ ہجرت کے وقت میری عمر چند ماہ کی تھی۔ میری والدہ مرحومہ کے بیان کے مطابق وہ حضرت مسیح موعود کے مطبخ میں کام کیا کرتی تھیں۔ کام کے دوران میں جب مجھے چارپائی پر لٹا دیتیں اور میں شیر خوار بچہ ہونے کی وجہ سے جب کبھی رونے لگتا تو حضرت اماں جان یہ دیکھتے ہوئے کہ میری والدہ کھانا پکانے میں مشغول ہیں۔ تو ازراہ شفقت مجھے گود میں اٹھا کر لوری دیتیں اگر میں پھر بھی چپ نہ ہوتا تو مجھے دودھ پلا دیتیں۔

۲۔ جب میں ۷ برس کی عمر کا تھا تو ایک دفعہ مجھے سخت بھوک لگی۔ میں اپنی والدہ مرحومہ سے روٹی مانگ رہا تھا۔ میری والدہ مجھے ہر بار جھڑک دیتیں غالباً اس وجہ سے کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اماں جان رض اور دیگر گھر کے افراد کھانا تناول نہ فرمالیں وہ مجھے کھانا پہلے کیسے دیدیں۔ اس اثناء میں مجھے بھوک نے جو تنگ کیا۔ تو رونے لگ گیا۔ حضرت اماں جان اپنے کمرے کے سامنے صحن میں ٹہل رہی تھیں۔ مجھے روتے دیکھکر فوراً میری والدہ سے فرمایا کہ لڑکا رو رہا ہے۔ اسے روٹی کیوں نہیں دیتیں۔ میری والدہ نے جواباً کہا کہ ابھی تو کھانا تیار نہیں ہوا۔ یہ جواب سنتے ہی یکدم حضرت اماں جان مطبخ میں آئیں اور میری والدہ کے پاس ہی دوسرے چولہے پر جو مٹی کی ہنڈیا میں دودھ تھا۔ اس میں سے ایک کٹورے میں اوپر اوپر سے ملائی اتار کر اور کچھ دودھ ڈال کر میرے پاس لے آئیں اور نہایت ہی ہمدردانہ رنگ میں وہ بھرا ہوا کٹورہ میرے ہاتھ میں دے دیا۔

حضرت اماں جان کی یہ مادرانہ شفقت اور قرب رہنے کی وجہ سے ان کی دعاؤں کے اثر ہی کا نتیجہ ہے کہ آج میں اور میری اولاد خدا کے فضل و رحم سے دینی و دنیوی انعامات سے مالا مال ہیں۔ اللھم زد فزد دعا ہے کہ مولیٰ کریم حضرت اماں جان کو جنت الفردوس

ایران کے ایک شیعہ عالم کی کتاب

وفات مسیح کے اثبات میں

(از مکرم مولوی صدر الدین صاحب)

اللہ تعالیٰ کی ابتداء سے یہ سنت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے پیغمبروں اور نبیوں کو ہمیشہ کفار کے عقائد باطلہ اور اعمال و افعال فاسدہ پر اپنی خاص نصرت سے غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اور ان کو شکست فاش دے کر اور اپنے محبوبین کو فتح و ظفر عنایت کر کے اپنی قدرت دکھلاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے۔ کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی (سورہ مجادلہ ع ۳ آیت ۲۲) یعنی حق تعالیٰ نے لکھ چھوڑا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہو کر رہیں گے۔ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک نبی و پیغمبر جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور آپ کی شریعت کی ترویج اور احیاء کے لئے مامور ہے۔ اپنی قدرت دکھلانے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو بہت سے غلط عقائد سے مطلع فرمایا۔ اور روح القدس کی تائید پا کر ان کے ازالہ کی کوشش فرمائی۔ اور اس کوشش میں کامیاب و کامران ثابت ہوئے۔ ان غلط عقائد میں سے ایک عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام کا ہے۔ کہ مسلمانوں نے غلطی سے اور حقائق سے ناواقفی کی وجہ سے سمجھ رکھا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اب تک زندہ ہیں۔ اور وہ چوتھے آسمان پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس زمانہ کے امتی نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی وحی سے اس عقیدہ کے غلط ہونے کی اطلاع پائی۔ اور پھر قرآن مجید کی بہت سی آیات اور احادیث اور تواریخ سے ثابت کر دکھایا۔ کہ نصوص صریحہ سے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ اس کے مقابل میں مخالفین نے اپنے باطل عقیدہ کے ثابت کرنے میں بڑی کوشش کی۔ لیکن وہ اس میں ناکام ہوئے۔ اور آخر کار انہیں میں سے انصاف پسند مسلمانوں نے اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ قرآن مجید سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ چنانچہ مصر کے جامعہ ازہر کے علماء کے پاس وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں استفتاء آیا۔ تو اس پر علماء ازہر کے نائندہ محمود شلتوت صاحب نے یہی فتویٰ دیا۔ کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ فتویٰ مصر کے ہفتہ وار اخبار "الرسالۃ" مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۱۰ نمبر ۴۶۳ میں چھپ چکا ہے۔ اسی طرح طہران کے ایک بہت بڑے شیعہ عالم آقای شریعت سنگلجی مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ حقیقت کی علماء مصر کی طرح تصدیق و تائید کر کے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام انہوں نے "محو الموہوم" رکھا ہے۔ یہ کتاب اپریل ۱۹۴۴ء میں ان کے مرید دل نے طہران میں چھاپی ہے۔ کیونکہ وہ خود ۶ جنوری ۱۹۴۳ء کو فوت ہو گئے تھے۔ اور کتاب کی طباعت ان کی زندگی میں نہ ہو سکی۔ اس کتاب کے ۱۱۱ صفحے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے سے صاف عیاں ہوتا ہے۔ کہ تمام دلائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں یا آپ کی جماعت کے لوگوں کی کتابوں سے اور رسائل سے ماخوذ ہیں۔ لیکن جرأت اور دلیری سے اظہار عقیدہ کرنا اور مخالفین کا مقابلہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ وہی اس کام کو کر سکتے ہیں۔ جو جری اور دلیر ہوں۔ اگرچہ شریعت سنگلجی کے لوگ بہت خالف تھے۔ مگر وہ ہمیشہ جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنے عقائد کا اظہار کرتے رہے۔ اور کئی دفعہ مخالفین نے قاتلانہ حملہ بھی کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا اور اس عقیدہ کے اظہار اور کتاب لکھنے سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برحق ہونے کی زبردست تائید کی ہے۔ ان کی قبر مسجد سنگلج کے ایک گوشہ میں واقع ہے۔ اور مسجد مذکور خیابان فرہنگ۔ طہران میں واقع ہے۔ اور آج کل شریعت سنگلجی مرحوم کے بھائی آقای محمد سنگلجی اس مسجد کے امام ہیں۔

بہرحال علماء مصر اور شریعت سنگلجی نے وفات مسیح کے مسئلہ کو قبول کر کے نصف شرک کو توڑا ہے اور چند قدم لوگوں کو جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے نزدیک کیا ہے۔ کاش دوسرے علماء اور لوگ بھی اس مشرکانہ عقیدہ کو خیرباد کہہ کر سنت نبوی پر قائم ہو جائیں۔ تا آگے اور چند قدم اٹھا کر انہیں مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے قبول کرنے کی توفیق مل جائے۔

نئے ڈیزائن کے شوز سینڈل و چپل
کیلئے
سعید شو سٹورز انارکلی لاہور
"دیپالپوری"
کو خدمت کا موقعہ دیں

صوبجاتی و ضلعوار امراء کی خدمت میں گذارش

سکرٹریان امور عامہ کے انتخاب اور مرکز سے ان کی منظوری حاصل کرنے کے متعلق پیشتر ازیں متعدد بار بذریعہ اخبار الفضل اور نیز بذریعہ خطوط آپ کی خدمت میں عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت تک سب امراء نے توجہ نہیں فرمائی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا پھر گذارش کی جاتی ہے۔ کہ آپ کے حلقہ امارت کی جن جن جماعتوں میں سکرٹریان امور عامہ مقرر نہیں۔ ان میں آپ انتخاب کر کے مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ اور جن جماعتوں پر سکرٹری امور عامہ کا تقرر منظور ہو چکا ہے ان کو باقاعدگی سے کام کرنے اور مرکز میں باقاعدہ ماہوار رپورٹ کارگذاری بھجوانے کی طرف توجہ دلائیں۔ جو ہر ماہ کی ۷ تاریخ تک بھیج دینی چاہیئے۔ اور اسی طرح سالانہ رپورٹ ۱۵ رمئی تک آجانی چاہیئے۔ اگر اب بھی آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اور نظارت ہذا کے ساتھ تعاون نہ فرمایا۔ تو پھر اس کا اثر آپ کی گرانٹ وغیرہ پر پڑیگا جس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

(نظارت امور عامہ)

"آئینہ کمالات اسلام و چشمۂ معرفت"

کے نسخے ابھی ریزرو کرالیں

خاص رعایت

آئینہ کمالات اسلام جس کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے۔ ایک ضخیم کتاب ہے۔ جو ۲۰×۲۶ کاغذ کے سائز پر سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"ھو نافع جدا للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفون افواہ المخالفین۔ یعنی کتاب ان لوگوں کے لئے جو اسلام کا حسن دیکھنا یا دکھانا چاہتے ہیں۔ اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرتے ہیں نہایت مفید کتاب ہے۔

"ایک رؤیا میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ:۔

"آپ کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام ہے۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اس مقام پر رکھی ہوئی ہے۔ کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمالات اور صدق و صفا کا بیان ہے۔ اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں ھذا لی وھذا لاصحابی یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے۔ اور یہ میرے اصحابہ کے لئے اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنزل ہوئی۔ اور کشفی حالت پیدا ہو گئی۔ تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام پر خدا تعالیٰ کی تعریف ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی۔ اور پھر اس کی نسبت یہ الہام ہوا کہ "ھذا الثناء لی" یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۵ و ۲۱۷ حاشیہ)

یہ عظیم الشان کتاب زیر طبع ہے۔ جو ماہ مئی کے آخر تک تیار ہو جائے گی۔ اس کی قیمت چھ روپیہ ہو گی۔ لیکن جو دوست ۲۰ رمئی تک قیمت داخل خزانہ کر کے ڈپو تالیف و تصنیف کرا دیں گے۔ انہیں یہ کتاب پانچ روپیہ میں دی جائے گی۔

چشمۂ معرفت

چشمۂ معرفت بھی چار سو صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریوں کے قرآن مجید پر تقریباً تمام بڑے بڑے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ شق القمر۔ تعدد ازدواج۔ حوا کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا۔ صفات الٰہیہ پر اعتراضات وغیرہ بیسیوں سوالات کے مفصل جوابات کے علاوہ اس میں سکھوں کی کتب سے بحوالجات سے بابا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ اور بمقابلہ دیگر ادیان اسلام کے محاسن و فضائل کو بدلائل قاطعہ ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی زیر طبع ہے۔ اسکی قیمت چار روپے ہوگی۔ لیکن جو دوست ۳۱ رمئی تک اس کی قیمت داخل خزانہ کرا دیں گے۔ انہیں یہ کتاب تین روپیہ میں دی جائے گی۔ یہ دونوں کتابیں بوجہ ضخامت و گرانی کاغذ وغیرہ تھوڑی تعداد میں شائع کی جائیں گی۔ اس لئے دوستوں کو ابھی سے ان کے نسخے ریزرو کروا لینے چاہئیں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

چندہ کی تفصیل

مرکز میں جس قدر چندہ کی رقمیں آتی ہیں۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصول کرتے ہیں۔ جس کے بعد وہ انہیں اس تفصیل کے مطابق داخل خزانہ کرتے ہیں۔ جو چندہ بھجوانے والے احباب رقم کے ساتھ بھجواتے ہیں۔ اگر چندہ کی رقم کے ساتھ اسکی تفصیل نہ ہو۔ تو تفصیل آنے تک رقم مد بلا تفصیل میں بطور امانت رہے گی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ رقوم بھجواتے وقت ان کی تفصیل ساتھ ہی بھجوا دیا کریں۔ تاکہ مرسلہ رقوم بروقت داخل خزانہ ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہندی مسلمان ہندو مذہب قبول کرلیں

دھلی کے ایک ممتاز ہندو اخبار کا مسلمانوں کو مشورہ

"بھارت میں چار کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ ان میں مشکل سے دس پندرہ لاکھ پٹھان۔ سید اور مغل ہوں گے۔ باقی سب مقامی لوگ ہیں۔ تقریبًا دو تین سو سال پہلے یہ سب ہندو تھے۔ اورنگ زیب نے "مسلمان بنو ورنہ جزیہ دو" کا نعرہ لگا کر ان کو مسلمان بنا لیا۔"

دہلی کے ممتاز ہندی روزنامہ "ویر ارجن" نے اپنی ۱۲ راپریل ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ان الفاظ کے ساتھ ایک فرقہ پرست ایڈووکیٹ درگا شنکر کا مضمون شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔ "مسلمانوں کو دوبارہ ہندو مذہب کیوں قبول کرنا چاہیئے" دشمنِ اسلام مضمون نگار نے بھارتی مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے :۔

"اگر بھارتی مسلمان ہندو مذہب اختیار کرلیں۔ تو بھارت سے سارے فرقہ داری اختلاف ختم ہو جائیں۔ اور یہی وہ طریقہ ہے۔ جس پر عمل کرکے وہ اپنے قدیم تمدن اور روایات کو برقرار رکھ سکیں گے۔"

آج بھارت میں مسلمانوں کی زندگی تاریخ کا ایک بڑا المیہ ہے۔ ہر دور میں مسلمانوں نے اپنے مذہب کو جان سے زیادہ عزیز رکھا ہے۔ لیکن بھارت کے فرقہ پرست ہندو اپنے اقتدار سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کے مذہبی جذبات سے بری طرح کھیل رہے ہیں۔ بھارتی پریس نے اسلام کے خلاف ایک باقاعدہ منظم سازش شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ "ویر ارجن" کی اس اشاعت میں مضمون نگار نے آگے چل کر کہا ہے :۔

"ہندو مذہب قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کی بے روزگاری ختم ہو جائے گی۔ اور وہ دلجمعی سے تجارت کر سکیں گے۔ اس وقت ان کے لئے بہترین راستہ یہی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے سوچیں اور ہندو مذہب قبول کرلیں۔"

عراق میں یومِ کشمیر

بغداد بتاریخ ۲۵ راپریل ۱۹۵۲ء پاکستان ایسوسی ایشن بغداد کی جانب سے زیرِ صدارت جناب حافظ شریف حسین صاحب وائس پریذیڈنٹ یومِ کشمیر منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محمد یوسف الدین خاں آفریدی احمدی نے ایک مدلل تقریر فرمائی۔ اس کے بعد بغداد کے ایک تاجر السید تصدق حسین القادری نے ایک اردو نظم جلسہ کی مناسبت سے پڑھی۔ الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب احمدی تاجر بغداد کی تحریک پر مہاجرین کشمیر کے لئے ایک معتد بہ چندہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں صدر جلسہ نے پاکستانیوں سے چندہ کی اپیل کی تھی۔ آخر پر صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں حقائق و صداقت کو پیش کرتے ہوئے ہر لحاظ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے لازم و لابدی قرار دیا۔ چائے نوشی کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

مالِ تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مفتی سلسلہ کا ایک فتویٰ

مالِ تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دورانِ سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں، خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دَین اور قرض ہو۔ جس کے وصول کی غالب امید ہو سکتی ہو۔ ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔ جب راس المال پر سال گزر جائے۔ تو دورانِ سال میں جو منافع حاصل ہوئے ہیں۔ گو ابھی ان پر سال نہ گزرا ہو۔ تو بھی راس المال کے ساتھ ان کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ ہاں جو قرضہ ایسا ہے۔ کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں۔ یا ضعیف سی امید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے۔ کہ وصول نہیں ہوگا۔ ایسے قرض اور دین پر زکوٰۃ نہیں۔

اگر باوجود امید نہ ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے۔ تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ گو پہلے نہیں۔ سب اہلِ اسلام کا اس پر عملدرآمد ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت } ۳۰ راپریل کو خدا تعالیٰ نے قاضی حبیب الدین صاحب سٹاف کالج کوئٹہ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر لعل دین صاحب کا پوتا اور خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم)

ایجنٹ حضرات!

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) بنڈل کی لگاتار اور بروقت سپلائی کس طرح قائم رکھی جا سکتی ہے؟

(۲) اخبار بین حضرات تک اخبار پہنچا کر آپ اپنے کاروبار کی ضمانت کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں؟

(۳) تعداد خریداران کی زیادتی کا اہم گُر۔ ان سب امور کا صرف ایک جواب

؟

پرچہ کی بروقت تقسیم اور بل کی مقررہ وقت پر ادائیگی (مینیجر)

اعلاناتِ سزا

مجیب الرحمٰن صاحب ولد مولوی ظل الرحمٰن صاحب کو بددیانتی کی وجہ سے بمنظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف سے فارغ کرنے۔ اخراج از ربوہ اور اخراج از جماعت۔ کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

۲۔ سید بشیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ کو جو صدر انجمن احمدیہ کی عمارات کی تعمیر پر لگائے گئے تھے۔ بددیانتی کی وجہ سے بمنظوری حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ وقف سے فارغ کیا جاتا ہے۔ اور تا وصولی بقایا جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع کریں۔

تعلیم القرآن کلاس

حسبِ سابق امسال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام رمضان المبارک کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ بیرونی سے درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی لجنہ میں سے ایک ایک ممبر یا جتنی آ سکتی ہوں۔ اس میں داخل ہونے کے لئے بھجوائیں۔ ممبرات کے کھانے اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہوگا۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

قائدین و زعمائے کرام

"خدام الاحمدیہ کو تعلیم کے عام کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سے مرکز کو ضرور مطلع رکھیئے۔

قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے (ناظر بیت المال)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/- روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین رفہ جودھامل بلڈنگ لاہور

بقیہ ص۳ لیڈر

آخر میں ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کا قول لیتے ہیں اگر جناب اسکو صحیح مانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ ام المومنین رضہ نے جو کچھ کہا ہے صحیح ہے تو بات ختم ہو جاتی ہے کہ حضرت عائشہ کے نزدیک لوگ الفاظ "لا نبی بعدی" کے معنی غلط سمجھنے لگے تھے اور وہ معنی کرنے لگے تھے جو اب کئے جاتے ہیں۔ یعنی آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی قیامت تک نہیں آسکتا یا یہ کہ حضرت عائشہ رضہ کو احتمال پیدا ہوا کہ ایسے معنی لئے جائیں گے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی منشاء کے خلاف ہیں۔ ورنہ آپؐ کے اس قول کی کوئی دوسری توجیہ ہو ہی نہیں سکتی۔ الغرض حضرت عائشہ رضہ صدیقہ کے اس قول سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ لوگ لا نبی بعدی کے معنی خلاف منشاء رسول اللہ لینے لگے تھے۔ یا یہ کہ ایسا احتمال تھا بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ احادیث نبوی میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ وہ ان معنی میں ہرگز نہیں ہوئے جن میں "تحفظ ختم نبوت" والے سمجھتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں تو خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے فقرے ہم معنی استعمال ہوئے۔ حضرت عائشہ رضہ صدیقہ کے قول سے دونوں کے معنی میں فرق ثابت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ تین وجہیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ تمام احادیث موضوع ہیں۔ جن میں لا نبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں یا حضرت عائشہ رضہ صدیقہ کا قول غلط ہے اور یا پھر یہ درست ہو کہ لوگوں نے لا نبی بعدی کے غلط معنی سمجھ لئے تھے۔ اسلئے حضرت عائشہ رضہ نے احتیاطاً ان کے استعمال سے منع کر دیا ہوگا۔

اب یہ غلط معنی سوا ان معنی کے کیا ہو سکتے ہیں جو "تحفظ ختم نبوت" والے لیتے ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ اگر ہم خاتم النبیین کے یہ معنی مانیں تو لا نبی بعدی کے معنی کوئی دوسرے کرنے پڑیں گے۔ ورنہ حضرت عائشہ رضہ کا قول بے معنی ہو جائے گا۔ آپ کا قول اسی وقت بامعنی کہلا سکتا ہے۔ جب خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنی مختلف ہوں اگر ایک معنی ہوں تو یہ کہنا

قولوا انہ خاتم الانبیاء
ولا تقولوا لا نبی بعدی

نعوذ باللہ من ذالک نہایت مضحکہ خیز سی بات بن جائے گی جیسے کہ کوئی کہے پانی نہ کہو پانی کہو .... (۴)

(۴) حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے قول سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں لا نبی بعدی کے الفاظ محدود الوقت معنی میں استعمال کئے ہیں اور جس جس حدیث میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں آپؐ کا یہ قول ان کی تشریح کرتا ہے اور در اصل اس کے وہ معنی نہیں ہیں جو "تحفظ ختم نبوت" والے لیتے ہیں۔ لیکن یہ احتمال تھا کہ "تحفظ" والے یہ معنی لیں گے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اب اس کو آئندہ نہ استعمال نہ کیا جائے اور صرف خاتم الانبیاء کے الفاظ ہی استعمال کئے جائیں اس لئے ایسا احتمال کم سے کم ہو جاتا ہے کیونکہ خاتم یعنی تا کے لفظی معنی سوا مہر کے اور کوئی نہیں ہو سکتے استعارۃً افضل الانبیاء یا زینت الانبیاء کے معنی تو نکل سکتے ہیں مگر "نبوت بند" کے معنی پیدا کرنا ذرا کارے دارد سا معاملہ ہے

افسوس ہے کہ موجودہ بعض علماء نے حضرت عائشہ رضہ کے اس قول سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور جس کا ڈر تھا وہی کیا اور لا نبی بعدی کے غلط معنی میں اتنا غلو کیا کہ خاتم الانبیاء کے معنی بھی تحریف کر کے رکھ دئیے جس کے یہ الفاظ ہرگز متحمل نہیں ہو سکتے ہیں

برطانوی سفیر اور مصری وزیر اعظم کے درمیان کوئی فیصلہ کن بات چیت نہیں ہوئی

لنڈن ۶ مئی۔ برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن نے مصر کے وزیر اعظم اور شاہی کابینہ کے چیف سے جو بات چیت کی تھی اس کی رپورٹ برطانوی دفتر خارجہ میں پہنچ چکی ہے۔ اس رپورٹ میں کوئی فیصلہ کن بات نہیں کی گئی اور کسی فوری ترقی کے آثار بھی دکھائی نہیں دیتے۔

اخبارات کی طرف سے اس رائے کا اظہار کیا گیا تھا کہ براہ راست رسمی بات چیت شروع کر دینا طرفین کے لئے بہتر ہوگا۔ مگر سرکاری حلقوں نے کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ صحافیوں کی تجویز تھی کہ سوڈان کی سیادت کے متعلق کوئی اعلان فی الحال نہ کیا جائے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ برطانوی افواج کے تخلیے اور دفاعی مسئلہ کی بات چیت انگلو مصری نظریات میں بہت حد تک مناسبت پیدا ہو چکی ہے اگر اس بہتر صورت حالات کو قائم رکھا جائے اور اسی پر گفت و شنید شروع ہو جائے تو مصر کے قومی عزائم کے حصول میں کافی ترقی ہو سکتی ہے۔

یہ بھی عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر "مقاصد" کے متعلق کوئی ابتدائی معیار مقرر نہ کیا جائے تو باہمی بحث و مباحثہ زیادہ سود مند ثابت ہوگا قبل از وقت اعلان کا مطلب یہ ہوگا کہ بحث کے موضوع کا تعین پہلے ہی کرنا ہوگا۔ (اسٹار)

مشرقی جرمنی کی عوامی فوج جلد ہی کام شروع کر دے گی

لنڈن ۶ مئی۔ برلن کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ مشرقی جرمنی کی مکمل فوج جو ۳۰۰۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے جنگی کاموں کیلئے تیار ہو چکی ہے اور جوں ہی اتحادیوں اور مغربی جرمنی کے درمیان قبضہ ختم کرنے کے معاہدے پر دستخط ہوگئے تو یہ فوج بالکل مستعد ہو گی۔

اشتراکیوں کی نگرانی میں اس عوامی فوج کی نوعیت پولیس جیسی ہے۔

اس عوامی فوج کی کم از کم نصف یونٹیں مستقل طور پر جنگ کے لئے تیار ہوں گی اور ۴۸ گھنٹوں کے نوٹس پر بلائی جاسکیں گی۔

مشرقی جرمنی کے اشتراکی فوجی ماہرین کی پیشگوئی ہے کہ ایک سال کے اندر وہ جنگ* کیلئے ۳۰۰۰۰۰ کی فوج مکمل کر لیں گے۔ (اسٹار)

جرمنی سے اسلحہ سازی کے کنٹرول ہٹا دیا جائیگا

پیرس ۶ مئی۔ برطانیہ اور امریکہ جرمنی میں اسلحہ سازی سے کنٹرول ہٹانے والے ہیں۔ ایٹمی اور خفیہ ہتھیاروں کی ساخت پر سے پابندی دور کر دی جائے گی۔

نگرانی کے فرائض یورپی فوج کے ارباب اختیار یعنی فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ لکسمبرگ اور اٹلی کے حوالے کر دئیے جائیں گے۔

یہ تبادلہ یورپین دفاعی کمیونٹی کے معاہدہ کے تحت ہوگا۔ یہ فیصلہ پیرس اور بون میں طویل بات چیت کے بعد ہوا اور جرمنی کے ساتھ ٹھیکے کے معاہدے اور یورپین آرمی کے معاہدے کے ضمن میں ہی یہ گفت و شنید بھی ہوئی تھی۔ (اسٹار)
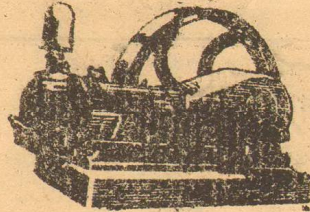
پاکستان کی ترقی کیلئے ولسن انجن نے

پاکستان کی خوشحالی کے لئے پاور مہیا کی ہے

ولسن کے انجن پاکستان کی متعدد کاٹن فیکٹریوں تیل کے ملوں۔ ٹیکسٹائل ملوں۔ رائس ملوں۔ برف بنانے کی فیکٹریوں اور دیگر بے شمار ایسی صنعتوں کو پاور سپلائی کر رہے ہیں جو پاکستان کی خوشحالی کیلئے از حد ضروری ہیں

ولسن کے انجن برطانیہ کے بنے ہوئے ہیں اور

ہاریزنٹل۔ سلو سپیڈ اور کولڈ سٹارٹنگ کی خصوصیات کے حامل ہیں

۱۷، ۲۱، ۳۱، ۳۶، ۶۲ اور ۷۰ ہارس پاور کے ماڈل ایکس سٹاک مل سکتے ہیں

آئس پلانٹس

سٹرینس آئس پلانٹس کراچی۔ سندھ پنجاب اور سرحدی صوبہ میں سینکڑوں ٹن برف روزانہ مہیا کر رہے ہیں۔ اور وہ قابل اعتماد ہونے کے باعث عمدہ شہرت کے حامل ہیں۔

۱۱ اور ۵ ٹن کے سٹرینس آئس پلانٹس ولسن ڈیزل انجن کے ساتھ مکمل طور پر اب ایکس سٹاک سے مل سکتے ہیں۔

نارویسٹرن انجنیئرز

ہیرس روڈ۔ بالمقابل فادو کلاک ٹاور۔ کھارادر، کراچی نمبر ۳